



سوال

(906) قنوتِ نازلہ کا اہتمام

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

موجودہ ملکی اور ملی حالات کے پیش نظر ہم نے نماز فجر میں قنوتِ نازلہ کا اہتمام عرصہ تقریباً ۲ ماہ سے کر رکھا ہے۔ ایک دوست کا خیال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو ایک بار ثابت ہے لہذا غیر محدود مدت کے لیے اس کا التزام درست نہیں۔ التماس ہے کہ رہنمائی فرمائیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

حالات اور واقعات کے مطابق ”دعاے قنوت“ کا سلسلہ جاری و ساری رہنا چاہیے۔ یہاں تک کہ مقصود بالذات فتنہ کا قلع قمع ہو اور مسلمانانِ عالم کے مصائب و مشکلات میں تخفیف ہو۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا، کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم برابر ایک ماہ تک نماز عشاء کی رکعت میں رکوع کے بعد اور سجدہ کرنے سے پہلے ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام، عیاش بن ابی ریحہ رضی اللہ عنہم اور دیگر ستم رسیدہ کمزور مسلمانوں کے حق میں نجات کی دعا مانگتے، اور کفار کے لیے سخت نقتم (سزا) کی۔ جو یوسف علیہ السلام کے زمانہ کی سی قحط سالی کی صورت میں ہو، التجا کرتے۔ ایک دن آپ نے عشاء کی نماز پڑھائی اور دعاے قنوت نہ کی۔ میں نے اس کا سبب پوچھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’وَمَا تَرَاهُمْ قَدَّ قَدِيمُوا‘ (صحیح مسلم، باب استجاب الثنوت فی جمیع الصلوات إذا نزلت بالمسلمین نازلۃ، رقم: ۶۷۵)

”تم نے دیکھا نہیں، کہ اے تعالیٰ نے ہماری دعا کو شرف قبولیت بخشا ہے اور وہ سب نجات پا کر مدینہ میں آگئے ہیں۔“

سنن ابوداؤد کے اصل الفاظ یوں ہیں:

’قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَأَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ، قَلَّمَ يَدْعُ لَكُمْ - فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَكُمْ - فَقَالَ: وَمَا تَرَاهُمْ قَدَّ قَدِيمُوا‘ (سنن ابی داؤد، باب الثنوت فی الصلوات، رقم: ۱۳۳۲)

اور صحیح مسلم کے الفاظ اس طرح ہیں:

’قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: ثُمَّ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ الدُّعَاءَ بَعْدَ - فَقُلْتُ: أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ الدُّعَاءَ لَكُمْ، قَالَ: فَتَقِيلُ: وَمَا تَرَاهُمْ قَدَّ قَدِيمُوا؟‘ (صحیح مسلم، باب



استیجابِ الشُّؤْتِ فِي جَمِيعِ الصَّلَاةِ إِذَا نَزَلَتْ بِالسَّلِيمِينَ نَازِلَةً، رَقْم: ۶۷۵

اس واقعہ سے معلوم ہوا، کہ اصلاً ترک دعا مصائب و تکالیف سے نجات پر موقوف ہے۔ ایک مہینہ بعد جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ”دعاے قنوت“ چھوڑی، وہ محض حالات کے پیش نظر تھی۔ اس سے مقصود تحدید مدت نہیں۔ جس طرح کہ اصل قصہ بھی اس بات پر دال ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حاقظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوة: صفحہ: 756

محدث فتویٰ